بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

اس سلسلہ میں بعض باتیں دعوت کی زبان اور انبیاء کے طرزِ کلام اور طریقِ استدلال سے متعلق بھی جان لینی ضروری ہیں۔ ایک داعی کا مقصد مجرد ایک حقیقت کو ظاہر کر دینا ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حقیقت پوری طرح آشکارا ہو جائے تاکہ خواص بھی اس کو اچھی طرح سمجھ لیں اور عوام کے لیے بھی اس کے سمجھنے میں کوئی دقت نہ رہ جائے۔ نیز یہ کہ وہ حقیقت نہایت خوبصورت طریق پر ظاہر ہو تاکہ سننے والوں میں سے جن کے دلوں میں قبولِ حق کی کچھ بھی صلاحیت ہے وہ اس کو قبول کر لیں اور اعراض کرنے والوں کے اعراض کے لیے ان کی بدذوقی اور ہٹ دھرمی کے سوا اور کوئی وجہ باقی نہ رہ جائے۔ اس مقصد کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ دعوت کی زبان موثر اور داعی کا طرزِ استدلال فطری اور دلنشین ہو۔ لیکن تاثیر اور کشش پیدا کرنے کے بہت سے مصنوعی اور غیر فطری طریقے بھی ہیں جن سے کلام میں ایک ظاہری کشش اور دلفریبی پیدا کی جا سکتی ہے۔ مثلاً عرب جاہلیت میں کاہن لوگ سجع آرائی اور قافیہ پیمائی سے اپنے کلام میں شان پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ خطباء اپنی لفاظی اور آتش بیانی سے اپنے کلام کے زور و اثر کو بڑھاتے تھے۔ شعراء اپنی مبالغہ آرائی اور رندی و ہوسناکی کی دعوت سے لوگوں کو وجد میں لاتے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں واعظ اور خطیب شعروں اور قصوں کی مدد سے اپنے کلام میں تاثیر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اخبار نویس اور سیاسی مقررین جھوٹ اور مبالغہ سے اپنی دوکان چلاتے ہیں۔ اشتہاری دوا فروش جھوٹی قسموں سے اپنا اعتبار بڑھاتے ہیں۔ ان چیزوں سے کلام میں ایک اثر تو ضرور پیدا ہو جاتا ہے لیکن ان کی حقیقت جھوٹے ملمع سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے جو لوگ دنیا میں حق کی دعوت کے لیے اٹھتے ہیں نہ تو یہ بات ان کے شایانِ شان ہے کہ ان مزخرف چیزوں سے